

بجوان کو
اجھے کردار
کی تعلیم دینا



مثبت خصوصیات کو اپنانا ذہنی
سکون کا باعث بنتا ہے

بچوں کو اچھے کردار کی تعلیم دینا

شیخ پوڈ کتب

شیخ پوڈ کتب، 2023 کے ذریعہ شائع کیا گیا۔

اگرچہ اس کتاب کی تیاری میں تمام احتیاط بر تی گئی ہے، ناشر غلطیوں یا کوتاہی یا یہاں موجود معلومات کے استعمال کے نتیجے میں ہونے والے نقصانات کے لیے کوئی ذمہ داری قبول نہیں کرتا ہے۔

بچوں کو اچھے کردار کی تعلیم دینا

پہلی اشاعت 1۔ ستمبر 2023

کاپی رائٹ © 2023 شیخ پوڈ کتب۔

شیخ پوڈ کتب کے ذریعہ تحریر کردہ۔

فہرست کا خانہ

فہرست کا خانہ

اعترافات

مرتب کرنے والے کے نوٹس

تعارف

بجou کو اچھے کردار کی تعلیم دینا

غصہ

مشکلات

تمام یہیزوں پر مہربانی

دیگر عقائد کا احترام کریں۔

دوسروں کے بارے میں جوٹی S

ایم اوکنگ اور نام کالنگ

تکبر

ضائع مت کرو

احسانات کو شمار نہ کریں۔

ایف دوسروں کو معاف کریں۔

بزرگوں کا احترام

کیا اللہ آپ سے خوش ہے؟

لوگوں سے ملاقات

الفاظ کی طاقت

احسانات کی ادائیگی

آپ جو دیتے ہیں۔

بایر سماجی کرنا

ایس کی درخواست

ٹی کھانے والے دوسرے

دو چبرے والا

اجھے کردار پر 400 سر زیادہ مفت ای بکس

دیگر شیخ یوڈ میڈیا

اعترافات

تمام تعریفین اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، جو تمام جہانوں کا رب ہے، جس نے ہمیں اس جذ کو مکمل کرنے کی تحریک، موقع اور طاقت بخشی۔ درود و سلام ہو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کا راستہ اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی نجات کے لیے چنا ہے۔

ہم شیخ پوڈ کے پورے خاندان، خاص طور پر اپنے چھوٹے ستارے یوسف کے لیے اپنی تہہ دل سے تعریف کرنا چاہیں گے، جن کی مسلسل حمایت اور مشورے نے شیخ پوڈ کتب کی ترقی کو مناثر کیا ہے۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم پر اپنا کرم مکمل فرمائے اور اس کتاب کے ہر حرف کو اپنی بارگاہ عالی میں قبول فرمائے اور اسے روز آخرت میں ہماری طرف سے گواہی دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

تمام تعریفین اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے اور ہے شمار درود و سلام ہو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر، آپ کی آل اور صحابہ کرام پر، اللہ ان سب سے راضی ہو۔

مرتب کرنے والے کے نوٹس

ہم نے اس جلد میں انصاف کرنے کی پوری کوشش کی ہے تاہم اگر کوئی شارٹ فال نظر آئے تو مرتب کرنے والا ذاتی طور پر نہ مدار ہے۔

ہم ایسے مشکل کام کو مکمل کرنے کی کوشش میں غلطیوں اور کوتاپیوں کے امکان کو قبول کرتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ہم نے لاشعوری طور پر ٹھوکر کھائی ہو اور غلطیوں کا ارتکاب کیا ہو جس کے لیے ہم اپنے قارئین سے درگزر اور معافی کے لیے دعا گو ہیں اور ہماری توجہ اس طرف مبذول کرائی جائے گی۔ ہم تھہ دل سے تعمیری تجاویز کی دعوت دیتے ہیں جو [پر دی جا سکتی ہیں۔](mailto:ShaykhPod.Books@gmail.com)

تعارف

مندرجہ ذیل مختصر کتاب میں اچھے کردار کے کچھ پہلوؤں کو آسان طریقے سے زیر بحث لایا گیا ہے تاکہ بچے آسانی سے سمجھ سکیں اور ان پر عمل کر سکیں۔

زیر بحث اسیاق کو نافذ کرنے سے ایک مسلمان کو اعلیٰ کردار حاصل کرنے میں مدد ملے گی۔ جامع ترمذی نمبر 2003 میں موجود حدیث کے مطابق حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نصیحت فرمائی ہے کہ قیامت کے ترازو میں سب سے وزنی چیز حسن اخلاق ہوگی۔ یہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات میں سے ایک ہے، جس کی تعریف اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی سورہ نمبر 4 آیت نمبر 68 القلم میں فرمائی ہے

”اور بے شک آپ بڑے اخلاق کے مالک ہیں۔“

لہذا تمام مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ اعلیٰ کردار کے حصول کے لیے قرآن پاک کی تعلیمات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات کو حاصل کریں اور اس پر عمل کریں۔

بچوں کو اچھے کردار کی تعلیم دینا

غصہ

جامع ترمذی نمبر 2020 میں موجود ایک حدیث میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بار بار کسی کو غصہ نہ کرنے کی تلقین فرمائی۔

مسلمانوں کے لیے اپنے غصے پر قابو رکھنا ضروری ہے، کیونکہ جب لوگ غصے میں آتے ہیں تو بہت سے گناہ اور جرائم ہوتے ہیں۔ جب بھی کوئی مسلمان غصے میں آجائے تو اسے اس وقت تک بات کرنا چھوڑ دینا چاہیے جب تک کہ وہ پرسکون نہ ہو جائیں، کیونکہ غصے میں کہر گئے الفاظ مصیبت اور پشیمانی کا باعث بن سکتے ہیں۔ امام بخاری کی ادب المفرد نمبر 245 میں ایک حدیث میں اس کی نصیحت کی گئی ہے۔ غصے میں آنے والے مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنے جسم کی حالت بدل لے تاکہ غصے میں کسی کو تکلیف نہ پہنچے۔ مثال کے طور پر، اگر وہ کھڑے ہیں، تو انہیں اس وقت تک بیٹھنا چاہیے جب تک کہ وہ پرسکون نہ ہو جائیں۔ سنن ابو داؤد نمبر 4782 میں موجود حدیث میں اس کی نصیحت کی گئی ہے۔ ایسے حالات اور شخص سے دور رہنا ضروری ہے جو مسلمان کو کوئی ایسا کام کرنے سے پہلے غصہ دلائے جو مصیبت کا باعث ہو۔ جب بھی کوئی شخص غصے میں آتا ہے تو وہ گرم ہو جاتا ہے، اس لیے مسلمان کو چاہیے کہ اپنے آپ کو پرسکون کرنے کے لیے ٹھنڈے پانی سے منہ دھوئے یا اس سے بہتر ہے کہ وضو کرے۔ سنن ابو داؤد نمبر 4784 میں ایک حدیث میں اس کی تلقین کی گئی ہے۔

مسلمانوں کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے غصے کو قابو میں رکھیں جیسا کہ عمل کرنا یا بولنا جب غصہ بر ایک کے لیے مصیبت کا باعث بنتا ہے۔

مشکلات

قرآن کریم نے اس بات کی ضمانت دی ہے کہ مسلمانوں کو زندگی بھر مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ لہذا، ایک مسلمان کو مسائل کا سامنا کرنے کی فکر نہیں کرنی چاہیے۔ اس کے بجائے، انہیں چاہیے کہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر توجہ دیں، اس کے حکم پر عمل کرتے ہوئے اور گناہوں اور ان چیزوں سے دور رہیں جن سے وہ ناراض ہوتا ہے۔ ایک مسلمان کو یاد رکھنا چاہیے کہ صحیح مسلم نمبر 6561 میں موجود حدیث میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نصیحت فرمائی ہے کہ مسلمان کو ہر مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے، حتیٰ کہ کانٹا چھیننے کے برابر بھی۔ اللہ تعالیٰ ان کے بعض گناہوں کو بخش دے گا اور ان کے درجات بلند کرے گا۔ پس جب تک ایک مسلمان صبر کرتا ہے، شکایت نہیں کرتا اور ہر مشکل کے وقت اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ انہیں یہ اجر عطا کرتا ہے۔ ایک مسلمان کو مشکلات کا سامنا کرنے کی فکر نہیں کرنی چاہیے، بلکہ اس پر توجہ مرکوز کرنی چاہیے۔

تمام چیزوں پر مہربانی

امام بخاری کی حدیث المفرد نمبر 378 میں ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ایسے شخص کے بارے میں فرمایا جس نے ایک پیاسے کتے کو کھانا کھلایا اور اس نیک عمل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اسے معاف کر دیا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مزید فرمایا کہ تمام مخلوقات کے ساتھ حسن سلوک ثواب کا باعث ہے۔

یہ سمجھنا ضروری ہے کہ اسلام صرف یہ نہیں چاہتا کہ مسلمان مسجد کی تعمیر جیسے بڑے کام کریں بلکہ اسلام مسلمانوں کو چھوٹے بڑے تمام اچھے کام کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ جب تک کوئی مسلمان اللہ رب العزت کو راضی کرنے کے لیے کوئی نیک عمل کرتا ہے تو اسے اس کا اجر ملتا رہے گا۔ یعنی معیار مقدار سے بہتر ہے۔ لہذا مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ ہمیشہ اچھے کام کرنے کی کوشش کریں خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا، کیونکہ وہ کبھی نہیں جانتے کہ کون سا عمل اللہ تعالیٰ ان کو دونوں جہانوں میں برکت دے گا۔

دوسری اہم بات یہ ہے کہ اگر اسلام مسلمانوں کو جانوروں کے ساتھ حسن سلوک کی تعلیم دیتا ہے تو وہ انہیں کبھی بھی لوگوں کو نقصان پہنچانے کا مشورہ نہیں دیتا۔ مسلمانوں کو ان لوگوں کو نظر انداز کرنا چاہئے جو دوسری بات کہتے ہیں اور تمام لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کرتے ہوئے اسلام کی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں چاہیے وہ مسلمان ہوں یا نہیں۔ یہ ہے ایک سچے مسلمان کی سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق۔ سنن نسائی نمبر 4998 میں موجود حدیث میں اس کی تلقین کی گئی ہے۔

دیگر عقائد کا احترام کریں ۔

باب 6 الانعام، قرآن پاک کی آیت نمبر 108 مسلمانوں کو سکھاتی ہے کہ وہ دوسرے مذاہب کی تعلیمات کی بے عزتی نہ کریں، کیونکہ اس سے وہ اللہ تعالیٰ کی بے عزتی کر سکتے ہیں۔

اور جن کو وہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں ان کو برا نہ کہو، ورنہ وہ بغیر علم کے دشمنی میں اللہ "کو گالی دیں گے۔

ایک مسلمان کو دوسرے مذاہب کی تعلیمات کی توبین نہیں کرنی چاہیے کیونکہ اس سے وہ اسلام کی بے عزتی کر سکتے ہیں۔ اس سے معاشرے کے اندر مسائل اور نفرتیں بی بڑھیں گی۔ اسلام معاشرے کے اندر محبت کا درس دیتا ہے نفرت نہیں۔

ایک مسلمان کو دوسروں سے صرف اس طرح بات کرنی چاہئے جس طرح وہ چاہتے ہیں کہ لوگ ان سے بات کریں۔ دوسری صورت میں اگر کوئی مسلمان کسی کو برا کہے گا تو وہ برا بھلا کہے گا۔

اگر کوئی مسلمان دوسرے مذاہب کی بے عزتی کرتا ہے تو وہ لوگوں کو اسلام سے مزید دور کر دے گا۔

لوگوں کو اسلام کی حقیقی پرامن تعلیمات دکھانے کا بہترین طریقہ دوسروں کے ساتھ احترام کے ساتھ پیش آنا ہے، جیسا کہ اسلام یہی سکھاتا ہے۔

دوسروں کے بارے میں چوٹی S

قرآن پاک کی آیت نمبر 24 این نور میں، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو سکھاتا ہے کہ وہ دوسروں کے بارے میں جو بری باتیں سنتے ہیں ان پر یقین نہ کریں۔

اور جب تم نے اسے سنا تو یہ کیوں نہیں کہا کہ یہ بات کرنا ہمارے بس کی بات نہیں، تو پاک " ہے، یہ بہت بڑا بہتان ہے؟"

ایک مسلمان دوسروں کے بارے میں جو بری باتیں سنتا ہے اسے ہمیشہ نظر انداز کرنا بہتر ہے، یہ سچ نہیں ہے۔ اگر یہ سچ ہے تو بھی ایک مسلمان کو اس کے بارے میں دوسروں کے ساتھ بات نہیں کرنی چاہئے کیونکہ یہ غیب ہے جو کہ بہت بڑا گناہ ہے۔ ایک مسلمان کو چاہیے کہ گپ شپ کرنے والے سے کہے کہ اپس انہیں کرے کیونکہ یہ گناہ ہے۔ انہیں اس بات پر یقین نہیں کرنا چاہئے کہ گپ شپ کرنے والے نے انہیں کیا کہا اور انہیں دوسرے لوگوں سے پوچھے کر مزید معلومات حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے۔ انہیں اس شخص کے ساتھ احترام کے ساتھ برداشت کرنا چاہئے جس کے بارے میں انہوں نے گپ شپ سنی ہے، جیسے وہ چاہتے ہیں کہ لوگ ان کے ساتھ احترام کے ساتھ پیش آئیں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کو گپ شپ پسند نہیں ہے۔ ایک مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنے کام کو ذہن میں رکھے اور دوسروں کے بارے میں بری بات نہ کرے ورنہ اللہ تعالیٰ ان سے ناراض ہو گا۔

ایم اوکنگ اور نام کالنگ

قرآن پاک کی آیت نمبر 49 الحجرات، آیت نمبر 11 میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو نصیحت کرتا ہے کہ وہ ایک دوسرے کا مذاق نہ اڑائیں، ایک دوسرے کی بے عزتی کریں یا ایک دوسرے کو برعے القابات نہ دیں۔

اے ایمان والو، کوئی قوم دوسرے لوگوں کا مذاق نہ اڑائے۔ شاید وہ ان سے بہتر ہوں۔ اور نہ ہی "عورتیں [دوسری] عورتوں کا مذاق اڑائیں۔ شاید وہ ان سے بہتر ہوں۔ اور ایک دوسرے کو برا بھلا نہ کہو اور ایک دوسرے کو برعے ناموں سے نہ پکارو۔ ایمان کے بعد نافرمانی کا نام [یعنی ذکر] "برا ہے۔ اور جو توبہ نہ کرے تو وہی ظالم ہیں۔

دوسروں کا مذاق نہ اڑائیں، چاہے وہ مذاق ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ مذاق بہت جلد سنجدہ ہو جاتا ہے۔ اس طرح زیادہ تر لڑائیاں شروع ہوتی ہیں اور اکثر لوگ جب ایک دوسرے کا مذاق اڑاتے ہیں تو وہ جھوٹ بولتے ہیں، جو کہ گناہ ہے، چاہے مذاق ہی کیوں نہ ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ہے کہ تین بار مذاق میں جھوٹ بولنے والوں پر لعنت فرمائی۔ یہ حدیث جامع ترمذی نمبر 2315 میں موجود ہے، ایک دوسرے کا مذاق اڑانے سے اچھے دوست ایک دوسرے سے نفرت ختم کر سکتے ہیں۔

مسلمانوں کو ایک دوسرے کی بے عزتی نہیں کرنی چاہیے، خاص کر بری زبان استعمال کرنا، کیونکہ یہ گناہ ہے۔ انہیں صرف سچ بولتے ہوئے ایک دوسرے کے ساتھ مذاق اور مذاق کرنا چاہئے۔ سچے دوست یہی کرتے ہیں۔ جس طرح ایک مسلمان یہ پسند نہیں کرتا کہ کوئی ان کی بے عزتی کرے، اسی طرح اسے دوسروں کی بے عزتی نہیں کرنی چاہیے۔

ایک دوسرے کو برع القاب نہ دین کیونکہ اس سے جھگڑے بھی ہو سکتے ہیں۔ یہ لوگوں کے درمیان دوستی کو بھی توڑ سکتا ہے۔ اس کے بجائے، ایک دوسرے کو اچھے عرفی نام دین یا اس سے بہتر یہ ہے کہ اس شخص کا نام ان سے کہیں۔ مسلمان کا نام خوبصورت ہے اور اسے کہنا چاہیے۔

تکبر

قرآن پاک کی آیت نمبر 18 لقمان کے باب 31 میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو متنبہ کرتا ہے کہ وہ تکبر سے کام نہ لیں۔

اور لوگوں کی طرف اپنے گال نہ پھیر اور زمین پر اکٹر کر نہ چل۔ درحقیقت اللہ تعالیٰ ہر ایک خود ”فریبی اور گھمنڈ کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔

یہ تب ہوتا ہے جب کوئی سوچتا ہے کہ وہ دوسروں سے بہتر ہے کیونکہ ان کے پاس کچھ ہے جو دوسروں کے پاس نہیں ہے، جیسے زیادہ پیسہ یا اچھی کار۔ متکبر انسان اس وقت بھی سچائی کو رد کر دیتا ہے جب کوئی اسے بتاتا ہے کیونکہ اسے یقین ہوتا ہے کہ وہ خود بہتر جانتے ہیں۔ ایک مسلمان کو کبھی بھی اپنے پاس موجود کسی چیز پر مغرور نہیں ہونا چاہیے، کیونکہ ان کے پاس جو کچھ بھی ہے جیسے کہ ایک اچھی گاڑی، اللہ تعالیٰ نے انہیں بنایا اور عطا کیا ہے۔ پس اصل مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ جو چیز اللہ تعالیٰ کی ہے اس پر تکبر کرنا احمقانہ ہے اور صرف اللہ تعالیٰ کو ناراض کرے گا۔ اگر کوئی غرور سے کام لے تو اللہ تعالیٰ اس کے پاس جو کچھ ہے اسے چھین کر کسی اور کو دے سکتا ہے۔

ایک مسلمان کو یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے اور غرور کرنے کے بجائے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اس نے انہیں یہ چیز عطا کی۔ اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق چیز کا صحیح استعمال کیا جائے۔

ضائع مت کرو

سورہ 17 الاسراء، قرآن پاک کی آیت نمبر 26 میں، اللہ تعالیٰ مسلمانوں سے کہتا ہے کہ اپنا مال ضائع نہ کریں۔

”اور فضول خرچی نہ کرو۔“

اسلام مسلمانوں کو لالچی ہونے یا اپنا سارا پیسہ خرچ کرنے کی تعلیم نہیں دیتا۔ اس کے بجائے، انہیں دونوں کے درمیان توازن قائم کرنا چاہیے۔ یہ ضروری ہے کہ انسان کی ضرورت کی ہر چیز پر خرچ کیا جائے، جیسے کھانا، کپڑے اور دیگر چیزیں۔ لیکن خرچ کرتے وقت ایسی چیزیں خریدنا ضروری ہے جو معقول ہوں۔ یعنی چیز زیادہ مہنگی نہ ہو اور نہ ہی بہت سستی ہو۔ لیکن جب ان چیزوں کی بات آتی ہے جس کی کسی شخص کو ضرورت نہیں ہوتی ہے، تو مسلمان کو وہ چیزیں صرف خاص موقع پر خریدنی چاہئیں، جیسے سالگرہ یا جب کوئی طالب علم اسکول کے امتحانات میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرتا ہے۔ لیکن پھر بھی، اسے ہر وقت نہیں، ایک بار کرنا چاہیے۔ اگر کوئی مسلمان ایسا کرتا ہے تو وہ حرص اور بربادی کے درمیان ایک اچھا توازن پا لے گا۔ اسلام یہی سکھاتا ہے۔

احسانات کو شمار نہ کریں۔

باب 2 البقرہ، قرآن پاک کی آیت نمبر 264 میں، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو متنبہ کرتا ہے کہ وہ ان احسانات کو شمار نہ کریں جو وہ لوگوں کے لیے کرتے ہیں، کیونکہ اس سے ثواب منسوخ ہو جاتا ہے۔

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اپنے صدقات کو نصیحت یا ایذا پہنچا کر باطل نہ کرو۔"

مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ دوسروں کی، مسلمانوں اور غیر مسلموں کی اچھی چیزوں میں مدد کریں۔ لیکن دوسروں کی مدد کرنے کے بعد، ایک مسلمان کو دوسرے لوگوں کو یاد نہیں کرنا چاہیے کہ انہوں نے ان کی مدد کی ہے۔ اس کی وجہ سے انعام منسوخ ہو جاتا ہے۔ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اچھے کام کرنے چاہیں۔ اگر کوئی مسلمان اچھا کام کرتا ہے، جیسے دوسروں کی مدد کرنا، تو اسے امید اور امید رکھنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اسے اس کا اجر دے گا۔ لیکن اگر وہ ان احسانات کو شمار کریں جو وہ دوسروں پر کرتے ہیں تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ انہوں نے یہ کام اللہ رب العزت کو راضی کرنے کے لیے نہیں کیا، اس لیے انہیں کوئی اجر نہیں ملے گا۔

یاد رکھیں، اچھے کاموں میں دوسروں کی مدد کریں لیکن اللہ تعالیٰ سے اجر کی امید رکھیں، لوگوں سے نہیں، ورنہ انسان صرف اپنا وقت اور محنت ضائع کرے گا۔

ایف دوسروں کو معاف کریں۔

قرآن پاک کے باب 24 النور، آیت 22 میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ایک بہت ابہم سبق سکھاتا ہے۔

اور وہ معاف کر دیں اور نظر انداز کر دیں۔ کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہیں معاف کر ... "دے؟ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اگر لوگ غلطی کرتے ہیں تو مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے انہیں معاف کر دیں، چاہے وہ معافی مانگیں یا نہ مانگیں۔ اس سے اللہ تعالیٰ مسلمان کو بخش دے گا۔

کوئی بھی پروفیکٹ نہیں ہوتا، جس طرح سے انسان غلطیاں کرتا ہے، اسی طرح دوسرا بھی کرتے ہیں۔ جس طرح ایک مسلمان یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور لوگ اسے معاف کر دیں، اسی طرح اسے اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لیے دوسروں کو معاف کرنا سیکھنا چاہیے۔

مسلمانوں کو لوگوں کے ساتھ وہی سلوک کرنا چاہیے جیسا کہ وہ دوسروں کے ساتھ سلوک کرنا چاہتے ہیں۔ یہ آسان ہے، اگر کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ کی رحمت چاہتا ہے، تو اسے دوسروں پر رحم اور مہربانی کرنی چاہیے۔ صحیح بخاری نمبر 6655 میں موجود ایک حدیث میں اس کی تلقین کی گئی ہے۔ اور اگر وہ اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتے ہیں تو انہیں دوسروں کو معاف کرنا سیکھنا چاہیے۔

بزرگوں کا احترام

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک بار نصیحت فرمائی کہ جو جوانوں پر رحم نہیں کرتا اور بڑوں کا احترام نہیں کرتا وہ مسلمانوں میں سے نہیں۔ یہ حدیث سنن ابو داؤد نمبر 4943 میں موجود ہے۔

چھوٹے لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کرنا ضروری ہے۔ مسلمانوں کو ہمیشہ دوسروں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتے ہوئے اپنے لیے ایک اچھی مثال قائم کرنی چاہیے۔

یہ ضروری ہے کہ ہمیشہ ہر ایک کے ساتھ احترام کا اظہار کیا جائے، خاص طور پر وہ لوگ جو بڑی عمر کے ہیں۔ ان کے مسلمان ہونے یا نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ایک مسلمان کو ان سے سننا اور سیکھنا چاہیے جب تک کہ وہ سکھائی جانے والی چیز اچھی ہو۔

اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک اچھا مسلمان نہ صرف نماز اور روزہ رکھتا ہے بلکہ وہ تمام لوگوں کے ساتھ حسن سلوک اور احترام سے پیش آتا ہے۔ یہ مکمل مسلمان ہے۔

کیا اللہ آپ سے خوش ہے؟

امام بخاری کی، ادب المفرد، حدیث نمبر 2، مسلمانوں کو یہ جانئے کا ایک اچھا طریقہ سکھاتی ہے کہ آیا وہ جو کچھ کر رہے ہیں وہ اچھا ہے یا برا۔ اس حدیث میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نصیحت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی والدین کی خوشی میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی والدین کی ناراضگی پر ہے۔ لہذا اگر کسی مسلمان کو یقین نہ ہو کہ وہ جو کچھ کر رہے ہیں اس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو گا یا خوش ہو گا، تو اسے سوچنا چاہیے کہ آیا ان کے والدین ان کے رویے سے خوش ہوں گے یا ناراض ہوں گے اور اکثر صورتوں میں اللہ تعالیٰ بھی ایسا ہی محسوس کرے گا۔ اگر کوئی مسلمان یہ سمجھتا ہے کہ اس کے والدین اس کے اس عمل سے ناراض ہو جائیں گے تو اسے ایسا کرنا چھوڑ دینا چاہیے۔ اگر وہ ایمانداری سے سوچتے ہیں کہ ان کے والدین ان کے رویے سے خوش ہوں گے، تو وہ اسے جاری رکھ سکتے ہیں۔

لوگوں سے ملاقات

قرآن مجید کی آیت نمبر 58 المجادلہ میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو بتاتا ہے کہ جب وہ لوگوں سے ملیں، جیسے کہ اپنے گھر والوں اور دوستوں سے، تو انہیں صرف وہ اچھی باتیں کرنی چاہئیں جو اللہ تعالیٰ کو راضی کریں۔

اے ایمان والو جب تم خلوت میں بات کرو تو گناہ اور زیادتی اور رسول کی نافرمانی کی بات نہ ”کرو بلکہ نیکی اور پرہیزگاری کی بات کرو۔

وہ اس لیے نہ ملیں کہ برا کہنے یا کریں جس سے اللہ تعالیٰ ناراًض ہو۔ تمام مسلمانوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ اگر وہ لوگوں سے چھپ کر بھی ملیں تو ان کے گھر والے انہیں نہ پہچانتے ہیں اور نہ دیکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں بمیشہ دیکھتا اور سنتا ہے۔ اس لیے جب بھی وہ دوسروں سے ملیں تو انہیں صرف وہی کہنا چاہیے یا کرنا چاہیے جو اچھی ہوں۔

بُرا بولنا اور کرنا صرف اس دنیا میں مصیبت کا باعث بنتا ہے، جیسے کہ پولیس کے ساتھ مصیبت۔ اگر کسی شخص کو پولیس کے ساتھ مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو اس کے دوست ان کا ساتھ نہیں دیں گے۔ وہ بھاگ جائیں گے اور انہیں عذاب کا سامنا کرنے کے لیے تنہا چھوڑ دیں گے۔ بُرا بھلا کہنا اور کرنا بھی آخرت میں مصیبت کا باعث بنتا ہے۔ اگر کوئی مسلمان اس دنیا اور آخرت میں خوش رہنا چاہتا ہے، تو اسے اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ وہ صرف اس وقت بولیں اور اچھی باتیں کریں جب وہ دوسرے لوگوں سے ملیں، جیسے اپنے خاندان اور دوستوں سے۔

الفاظ کی طاقت

باب 23 المؤمنون، قرآن پاک کی آیات 1-3 میں، اللہ تعالیٰ، برے یا فضول الفاظ کے استعمال نہ کرنے کی اہمیت کا ذکر کرتا ہے۔

”یقیناً ایمان والے کامیاب ہو گئے اور وہ لوگ جنہوں نے لغو باتوں سے منہ موڑ لیا۔“

انسان کے اکثر گناہ الفاظ کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نصیحت پر قائم رہے، جو صحیح مسلم نمبر 176 کی حدیث میں درج ہے کہ یا تو اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔ کسی مسلمان کو چاہیے کہ وہ دوسرے لوگوں کی نقل نہ کرے جب وہ برے الفاظ کہے یا ان کو برے الفاظ کا جواب بھی دے، کیونکہ اس سے وہ اتنا بھی برا ہو جاتا ہے جتنا کہ ان سے بات کرنے والا۔

بہترین بات یہ ہے کہ اچھے الفاظ بولیں کیونکہ اس سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے اور لوگ ان کا احترام بھی کریں گے۔ اس سے دنیا اور آخرت کی بھلائی ہوتی ہے۔

اس کے علاوہ، بولنے سے پہلے ہمیشہ سوچنا ضروری ہے، کیونکہ کوئی شخص کچھ برا کہہ سکتا ہے، جو اسے پریشانی اور پشیمانی کا باعث بنتا ہے۔ اس لیے بولنے سے پہلے ہمیشہ سوچیں اور صرف اس صورت میں بولیں جب الفاظ اچھے اور مددگار ہوں۔

احسانات کی ادائیگی

امام بخاری کی، ادب المفرد، نمبر 215 میں موجود ایک حدیث میں، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں سے فرمایا ہے کہ وہ دوسروں کے ساتھ کیے گئے احسانات کا بدلہ دین۔ کم از کم ان کا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔

احسان کا بدلہ دینا ضروری ہے کیونکہ یہ دوسروں کو ظاہر کرتا ہے کہ ایک شخص دوسرے شخص کے کیے کی تعریف کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کا رب ہے اور جب بھی بندے اس کی اطاعت کرتے ہیں تو وہ ان کی قدر کرتا ہے۔ لہذا مسلمانوں کو بھی دوسروں کی تعریف کرنی چاہیے۔ اگر کوئی مسلمان کچھ واپس نہیں کر سکتا تو اسے کم از کم ان کا شکریہ ادا کرنا چاہیے کیونکہ یہ حسن اخلاق کا حصہ ہے۔ اگر کوئی شخص کسی مسلمان کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے تو اسے ہمیشہ اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہیے۔ یہ ان کا شکریہ ادا کرنے کا ایک حصہ ہے۔ یہاں تک کہ اگر کوئی کسی مسلمان کے ساتھ برا سلوک کرے تو پھر بھی اس کے ساتھ احترام کے ساتھ پیش آنا چاہئے کیونکہ یہ اچھا جواب اللہ تعالیٰ کی قدر کرتا ہے جس نے جس نے انہیں برعے سلوک سے محفوظ رکھا۔

آپ جو دیتے ہیں ۔

صحیح بخاری نمبر 5973 میں موجود ایک حدیث میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبیرہ گناہ سے خبردار کیا ہے۔ یہ تب ہوتا ہے جب کوئی اپنے ہی والدین کی توبین کرتا ہے۔ ایسا اس وقت ہوتا ہے جب ایک مسلمان کسی دوسرے کے والدین کی توبین کرتا ہے اور اس کے جواب میں دوسرا شخص ان کے والدین کی توبین کرتا ہے۔ کیونکہ وہ ان کے والدین کی توبین کا سبب بنے تھے، ان پر الزام لگایا جائے گا۔

مسلمانوں کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ کہی بھی دوسرے لوگوں یا ان کے پیاروں کی توبین نہ کریں کیونکہ یہ صرف ان کی اور اپنے پیاروں کی توبین کا سبب بنے گا۔ ایک مسلمان کو ہمیشہ دوسروں کے ساتھ وہی سلوک کرنا چاہیے جیسا کہ وہ چاہتے ہیں۔ اگر کوئی مسلمان نہیں چاہتا کہ لوگ اپنے پیاروں کی توبین کریں، جیسے کہ ان کے والدین، تو اسے چاہیے کہ وہ دوسرے لوگوں اور ان کے پیاروں کی توبین نہ کرے۔ اگر کوئی مسلمان نرمی سے بات کرتا ہے اور دوسروں اور اپنے پیاروں کا احترام کرتا ہے تو لوگ نرمی سے بات کریں گے اور ان کا اور ان کے پیاروں کا احترام کریں گے۔ جو دیتا ہے وہی ملتا ہے۔ یہ اتنا بی آسان ہے۔

بابر سماجی کرنا

امام بخاری کی، ادب المفرد، نمبر 1149 میں موجود ایک حدیث میں، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عوامی سڑک پر دوستوں کے ساتھ ملنے اور وقت گزارنے سے منع فرمایا۔ لیکن انہوں نے مزید کہا کہ اگر لوگوں کے پاس جانے کے لیے کوئی اور جگہ نہیں ہے تو انہیں سڑک کے حقوق کو پورا کرنا چاہیے۔ اس میں ان لوگوں کی رہنمائی بھی شامل ہے جو صحیح راستے پر بھٹک گئے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ لوگ عوام کی بر طرح سے مدد کریں اور انہیں کبھی بھی کوئی پریشانی یا نقصان نہ پہنچائیں۔

وہ دوسروں کو سلام کا اسلامی سلام واپس کریں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے قول و فعل سے دوسروں کو امن کا پیغام دے کر سلام کے اسلامی سلام کی پوری شرط کو پورا کریں۔

عوام کو چاہیے کہ برائیوں کو دیکھنے سے نظریں نیچی رکھیں۔ اس میں ان کے جسم کے ہر حصے کو کنٹرول کرنا شامل ہے تاکہ وہ اپنی زبان، آنکھ اور کان سے گناہ نہ کریں۔

حدیث میں آخری بات یہ ہے کہ لوگ دوسروں کو نیکی کی تلقین کریں اور گناہوں سے دور رہیں۔ مسلمانوں کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ اس مشورے پر عمل کریں جب بھی وہ اپنے دوستوں سے ملیں خاص طور پر جب وہ بابر وقت گزاریں۔

ایس کی درخواست

جامع ترمذی نمبر 3604 میں موجود حدیث میں ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کو بتایا کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک کی دعا قبول کرتا ہے یا تو اسے وہ عطا کرتا ہے جو وہ چاہتے ہیں یا ان کے لیے محفوظ رکھتے ہیں۔ آخرت یا ان کے گناہوں کو دور کرنا، جب تک کہ وہ جو مانگ رہے ہیں وہ گناہ نہ ہو اور جب تک وہ دعا کرنا ترک نہ کریں۔

مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے تمام اچھی چیزوں کے لیے دعا کریں، کیونکہ یہ تمام انبیاء علیہم السلام کی روایت ہے۔ مسلمان کو کبھی بھی کوئی بڑی چیز نہیں مانگنی چاہیے کیونکہ یہ گناہ ہے۔ اگر انہیں کوئی جواب نظر نہیں آتا ہے تو انہیں کبھی بہت نہیں ہارنی چاہئے جیسا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب کی ضمانت دی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو وہی عطا کرے گا جو اس کے لیے بہتر ہے، اس لیے ایک مسلمان کو اللہ تعالیٰ کے انتخاب پر بھروسہ کرنا چاہیے۔

ٹی کھانے والے دوسرے

امام بخاری کی کتاب ادب المفرد نمبر 375 میں موجود ایک حدیث میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نصیحت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر رحم نہیں کرتا جو دوسروں پر رحم نہیں کرتے۔

اسلام کے ایک اہم سبق کو سمجھنا ضروری ہے۔ جو دیتا ہے، وہی ملے گا۔ اگر کوئی شخص دوسروں کے ساتھ رحم اور مہربانی کا برداشت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اور لوگوں کی طرف سے اس کے ساتھ رحمت اور مہربانی کا برداشت کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی اس رحمت کے بغیر وہ دنیا یا آخرت میں کبھی بھی وہ اچھی چیزیں حاصل نہیں کر سکتے جو وہ چاہتے ہیں۔ اگر کوئی مسلمان دوسرے کے ساتھ برا سلوک کرے گا تو اللہ تعالیٰ اور لوگ بھی اس کے ساتھ برا سلوک کریں گے۔

ایک مسلمان کو یاد رکھنا چاہیے کہ اسلام لوگوں کو سکھاتا ہے کہ تمام لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کریں، مسلمان، غیر مسلم حتیٰ کہ جانوروں سے بھی۔ ایسا کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ لوگوں کے ساتھ ویسا ہی سلوک کیا جائے جیسا کہ وہ دوسروں کے ساتھ سلوک کرنا چاہتے ہیں۔

دو چہرے والا

برے کردار کی نشانی دو رخا ہونا ہے۔ دو رخا ہونا اس وقت ہوتا ہے جب کوئی شخص کسی کو خوش کرنے کے لیے ایک بات کہتا ہے اور پھر اسے بھی خوش کرنے کے لیے اس کے برعکس بات کہتا ہے۔ وہ ایسا سلوک کرتے ہیں کیونکہ وہ دوسرے لوگوں سے کچھ چاہتے ہیں، جیسے کہ ان کی دوستی، اور اسی وجہ سے وہ سب کو خوش کرنے کے لیے جھوٹ بولتے ہیں۔ کسی مسلمان کو کبھی بھی ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ مسلمان لوگوں کو پریشان کرے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان کو سچ اور اچھی بات کہنی چاہیے یا خاموش رہنا چاہیے۔ انہیں مختلف قسم کے لوگوں کو خوش کرنے کے لیے اپنے الفاظ یا رویے کو تبدیل نہیں کرنا چاہیے۔ دو چہرے والے شخص کا کوئی دوست نہیں ہوگا جب لوگوں کو ان کے بارے میں سچائی کا پتہ چل جائے گا، جو وہ ہمیشہ کرتے ہیں۔ اور یہ شخص آخرت میں بھی تکلیف اٹھائے گا۔ لہذا بہتر ہے کہ ہمیشہ ایماندار رہیں یا خاموش رہیں۔

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے اور اس کے آخری رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ان کی آل اور صحابہ کرام پر درود و سلام ہو۔

اچھے کردار پر 400 سے زیادہ مفت ای بکس

400 سے زیادہ مفت ای بکس: <https://shaykhpod.com/books/>
کے لیے بیک اپ سائٹ eBooks/AudioBooks: <https://archive.org/details/@shaykhpod>

شیخ پوڈ ای بکس کے براہ راست پی ڈی ایف لنکس: <https://spebooks1.files.wordpress.com/2024/05/shaykhpod-books-direct-pdf-links-v2.pdf>
<https://archive.org/download/shaykh-pod-books-direct-pdf-links/ShaykhPod%20Books%20Direct%20PDF%20Links%20V2.pdf>

دیگر شیخ پوڈ میڈیا

آڈیو بکس: <https://shaykhpod.com/books/#audio>
روزانہ بلاگز: <https://shaykhpod.com/blogs/>
تصویریں: <https://shaykhpod.com/pics/>
جنرل پوڈکاست: <https://shaykhpod.com/general-podcasts/>
PodWoman: <https://shaykhpod.com/podwoman/>
PodKid: <https://shaykhpod.com/podkid/>
اردو پوڈکاست: <https://shaykhpod.com/urdu-podcasts/>
لائیو پوڈکاست: <https://shaykhpod.com/live/>

ڈیلی بلاگز، ای بکس، تصویریں اور پوڈکاستوں کے لیے گمنام طور پر واٹس ایپ چینل کو فالو کریں
<https://whatsapp.com/channel/0029VaDDhdwJ93wYa8dgJY1t>

ای میل کے ذریعے روزانہ بلاگز اور اپ ڈیٹس حاصل کرنے کے لیے سبسکرائیب کریں
<http://shaykhpod.com/subscribe>

